

جنازہ ادا گئی اور تقریباً گیارہ بجے ان کو بڑے قبرستان میں ہمیشہ
 ہمیشہ کیلئے سپرد خاک کر دیا گیا۔
 زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے

حضرتِ محدثِ گوندلویؒ

ایک مجلسِ سوال و جواب

منعقدہ ۱۸/۹/۲۰۰۴

مرتبہ پچوہدری عبد الواحد صاحب، صوفی نذیر احمد صاحب

سوال:۔ جو آدمی ہمیشہ یا عام طور پر سفر میں رہتا ہے اس کو روزہ رکھنا
 ہو گا یا روزہ اس سے ساقط ہو جائے گا؟

جواب: ملازمین چھٹیوں میں روزوں کی قضا دیں۔ فرضیت ساقط نہیں ہوتی
 سخت مشقت کا کام کرنے والے مثلاً راج، مزدور، اینٹوں
 کے بھٹے پر کام کرنے والے ڈھلائی کا کام کرنے والے، ریڑھی
 چلانے والے وغیرہ کے متعلق کیا حکم ہے جبکہ وہ کام بند کر کے
 روزہ رکھنا چاہیں تو ان کو فاقہ کشی کی نوبت آسکتی ہو یا اخراجات
 پورے ہوتے نظر نہ آتے ہوں؟

جواب:۔ سال میں ایک ماہ چھٹی کر کے روزہ رکھیں۔ رازق اللہ تعالیٰ
 ہے ایسا کریں گے تو ان کی کمائی میں برکت ہوگی۔ اخراجات پورے
 ہوں گے قرض بھی لے سکتے ہیں۔ روزہ معاف نہیں ہے میرے دیکھنے

میں آیا ہے کہ سخت مشقت کرنے والے بھی روزے رکھتے ہیں اور کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ گوند لانا میں ایک آدمی گڑھا چلانے کا کام کرتا تھا سخت گرمی کے دنوں میں بھی روزے رکھتا تھا بلکہ فضل کی کٹائی بھی کرتا تھا اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کے دانے دیکھے برابر کام کرنے والوں سے عام طور پر اٹھ من زیادہ ہوتے تھے حضرت حافظ صاحب مسائل بیان کرنے کے ساتھ اپنی زندگی میں اس کے متعلق واقعات کا ذکر کیا کرتے تھے اور بعض واقعات عجیب و غریب اور معلومات افزا ہوتے تھے کہ آپ نے اپنے گاؤں کی ایک عورت کا ذکر کیا کہ اس کو کبھی بھی ایام نہیں آئے اور اولاد بھی ہوئی ہے

سوال :- کیا بیمار اپنے روزوں کا فدیہ اکٹھا دے سکتا ہے یعنی پورے ماہ کا ایک دم ؟

جواب :- دے سکتا ہے۔ ایک سیر دو چھٹانک فی یوم کے حساب سے دے سکتا ہے۔ اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہے اپنے مالی حالت کے مطابق کسی بیشی کر سکتا ہے

سوال :- کیا بکھور کے علاوہ بھی کسی چیز سے روزہ افطار کرنے کی سنت ادا ہو سکتی ہے ؟

جواب :- پانی سے بھی یہ سنت ادا ہو جائے گی

سوال :- کیا سحری بند ہونے یعنی فجر کی آذان پانچ منٹ پہلے ہی جا سکتی ہے ؟ بعض لوگ آذان کے آخر تک کھانا کھاتے رہتے ہیں۔ آذان شروع ہونے پر کھانا پینا بند نہیں کرتے اس طرح وہ پابند ہو جائیں گے۔

جواب:- آذان وقت پر دینی چاہیے۔ جب تک وقت ہو روٹی کھائی جا سکتی ہے روٹی کا کھانا آذان پر منحصر نہیں کہ آذان شروع ہو گئی ہے تو کھانا چھوڑ دے آذان نہ بھی ہو تو اگر وقت ختم ہو جائے تو کھانا بند کر دینا چاہیے۔

سوال:- ایک آدمی سحری کے وقت بیدار نہیں ہوا۔ تو کیا وہ سحری کے کھانے کے بغیر روزہ رکھے جبکہ جان کو خطرہ میں ڈالنے کی ممانعت ہے اس معاملہ میں صورت کیا ہوگی؟

جواب:- روزہ رکھے یہ فرض ہے فرض کی ادائیگی میں اگر مشقت بھی اٹھانی پڑے تو اس کو پورا کرے۔ سردی کے موسم میں تو خاص وقت بھی نہیں ہوتی۔ گرمی کے موسم میں بھی برداشت کر سکتا ہو تو روزہ رکھے ورنہ قضا دے۔ اس بات کا فیصلہ وہی خود کر سکتا ہے کہ اس کی قوت برداشت کہاں تک ہے۔ روزہ وہ نبھا سکتا ہے یا کہ نہیں۔

سوال:- اعتکاف نذری فرض یا واجب، کسی عذر کی بنا پر رہ جائے تو کیا اس کو پورا کرنا لازم ہے؟

جواب:- ہاں اس کی قضا دینی ضروری ہے۔ البتہ اعتکاف سنت کی قضا لازم نہیں ہوتی۔

حضرت الاستاذ کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اس کے متعلق دوسرے مسائل اور جزئیات تک بیان کرتے چلے جاتے اور ایسی معلومات آپ بیان کرتے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ ہوتی تھیں۔ اعتکاف کے متعلق گفتگو جاری تھی کہ مسرتے ہوئے

آپ نے امام ابن حزم رحمہ اللہ کے نقطہ نظر اور خیالات کی وضاحت کی بیان کی جو کہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ امام ابن حزم کے مطابق اعتکاف ایک ساعت (گھنٹی) کا بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ معتکف پر اپنا کام کاج نہ کرنے کی کوئی پابندی نہیں۔ کا کرنے سے اس کے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

۳۔ معتکف جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ بیمار پرسی کر سکتا سکتا ہے یعنی بیمار کے پاس جا سکتا ہے البتہ کاموں کی نیت اس کو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے کر لینی ضروری ہے یعنی پہلے ہی نیت کر لے کہ میں فلاں فلاں کام کروں گا۔

۴۔ اگر کوئی آدمی مسجد میں تراویح کیلئے آیا ہے اور نیت کر لیتا ہے کہ معتکف ہے۔ اب جس قدر وہ مسجد میں ٹھہرے گا اعتکاف میں ہو گا۔

سوال: ایک حدیث کا ذکر کیا جاتا ہے کہ اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے جواب: اس قسم کی حدیث میں نے نہیں دیکھی۔ کوئی صحیح حدیث ایسی نہیں ہے۔

سوال: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں سنت ہیں۔ جواب: تراویح کی گیارہ رکعت سنت ہیں۔ اس کا اقرار مولانا انور شاہ کشمیری نے بھی کیا ہے۔ (فیض الباری، عرف الشذی) امام مالک گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے ان کے متبعین یا

اتباع کرنے والوں کا عمل ۲۶ رکعت پڑھنے کا ہے اور ان کے متبعین ۱۱ رکعت پڑھتے رہے ہیں۔

بعض نوافل سمجھ کر چالیس رکعت بھی پڑھتے رہے ہیں پچھلے زمانہ میں بعض لوگ بیس رکعت بھی پڑھتے رہے ہیں بعض حضرات نے بیس رکعت اس لیے پڑھنی شروع کی تھیں کہ لوگ ست ہو گئے تھے اس لیے انہوں نے رکعتیں بڑھا دیں تاکہ قیام لمبا نہ پڑے رکعتیں زیادہ اور قیام کم ہلکا ہو جائے گا۔ ام احمد بن حنبلؒ بیس رکعت کے قائل ہیں آج کل مدینہ منورہ میں بیس رکعت پڑھائی جاتی ہیں۔ آٹھ پڑھنے والے اپنی رکعات پوری کر کے چلے جاتے ہیں۔ شاہ سعود اور شاہ فیصل حنبلی تھے اور بیس رکعت پڑھتے تھے۔ ان کے والد سلطان عبدالعزیز اہلحدیث وہ آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔

الغرض سنت گیارہ رکعتیں ہی ہیں۔ جو لوگ زیادہ پڑھتے ہیں ان کو روکنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ نفل ہیں۔ نفل اپنی مرضی جس قدر پڑھنا چاہیے پڑھ سکتا ہے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں بعض سلف کے مطابق ہے کہ وہ سو سو رکعت بھی پڑھتے تھے۔

سؤال: کیا تہجد اور تراویح کی نماز الگ الگ ہیں؟
جواب: نہیں دونوں ایک ہی ہیں۔ مولانا انور شاہؒ نے بھی لکھا ہے کہ اول رات میں پڑھو تو تراویح اور پچھلی رات میں پڑھو تو تہجد ہے۔

سؤال:- اگر کوئی وتر نہ پڑھ سکا ہو تو کیا کرے؟

جواب:- جب بیدار ہو یا یاد آجائیں

سؤال:- وتر کیسے پڑھے جائیں؟

جواب:- تین وتر اکٹھے پڑھنے کا ذکر نہیں بلکہ تین وتر اکٹھے

پڑھنے سے منع کیا گیا ہے تین وتر اکٹھے نہ پڑھو کہ نماز

مغرب سے مشابہت ہوتی ہے اس لیے دو الگ اور ایک

الگ پڑھنا چاہیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر وتر اکٹھے پڑھنے

ہوں تو ۵، ۷، یا ۹ پڑھنے چاہئیں۔ اگر تین وتر پڑھنے ہوں

تو دو الگ اور ایک الگ پڑھنا چاہیے۔ یہ طریقہ افضل ہے

فتح الباری، دارقطنی اور بیہقی وغیرہ میں اسی طرح آیا ہے۔

سؤال:- تہجد کی نماز پڑھ چکنے کے بعد اگر فجر کی اذان میں ویر ہو

تو کیا تہجد کے بعد اور اذان سے پہلے نفل پڑھ سکتا ہے؟

جواب:- پڑھ سکتا ہے جب تک کہ اذان کا وقت نہیں ہوتا اور

وہیے بھی گھر سے مسجد میں آئے تو دو نفل پڑھ کر

بیٹھ یہ تہجد المسجد ہوں گے اور وضو کے بھی یہی ہو جائیگا

سؤال:- کیا عورت گھر اعتکاف بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:- عورت گھر میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی احادیث میں

مسجد کا ذکر آتا ہے۔